بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْفَضْلُ بِيَدِ اللّٰہِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ ۔ عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل

قادیان

یوم جمعہ

رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۵۸۲

جلد ۳۵ | ۳۱ ماہ صلح ۱۳۲۶ ھ ش | ۷ ربیع الاول ۱۳۶۶ ھ | ۳۱ جنوری ۱۹۴۷ء | نمبر ۲۶

مدینۃ المسیح

قادیان ۳۰ ماہ صلح ۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے متعلق آج ۵½ بجے شام کی اطلاع منظر ہے ۔ کہ حضور کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ آج بعد نماز مغرب تا عشا حضور مجلس میں رونق افروز ہو کر حقائق و معارف بیان فرماتے رہے

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے فالحمد للہ

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب سلمہ اللہ تعالےٰ کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے بہتر ہے ۔ ثم الحمد للہ

اعلائے کلمۃ الحق

اخبار کوثر " اشاعت ۱۳ جنوری میں جناب ضمیر الدین صاحب لائل پوری کا ایک مقالہ زیر عنوان " دستور ساز اسمبلی کا اٹل ضابطہ " شائع ہوا ہے ۔ جس میں آپ نے اسمبلی کے عارضی صدر مسٹر سنہا کی افتتاحی تقریر (جس میں آپ نے امریکہ کے اٹل ضابطہ کی طرز پر ہندوستانی دستور بنانے کی اپیل کی) پر تبصرہ کرتے ہوئے فرمایا ہے

" مجلس کی صفِ اول میں حضرت مولانا ابوالکلام آزاد بھی تشریف فرما تھے ۔ اے کاش اسلامی پارٹی کا یہ ممبر صاحب الہلال والبلاغ اٹھتا اور اہل مجلس کو مخاطب کر کے کہتا " میں آج سب کو چھوڑ کے تم سے ہی ایک آخری بات کہنی چاہتا ہوں ۔ اور یقین کرو ۔ اس کے سوا جو کچھ کہا جاتا ہے ۔ اگر وہ اس بات کے لئے نہیں کہا جاتا ۔ تو سب کچھ بے کار ہے ۔ . . . . . . سو یاد رکھو تمہاری زندگی کا ہر عمل بے کار ہے ۔ اور تمہارے فکروں کی ہر فکر گمراہی اور ضلالت ہے ۔ تمہارے لئے صرف ایک ہی راہ نجات ہے ۔ اور بغیر اس کے کسی طرح چھٹکارا نہیں ۔ تمہارے سفر کا پہلا قدم یہ ہے توبہ کرو توبہ کرو ۔ اپنی تمام قوتوں اور طاقتوں کے ساتھ خدا کے آگے جھک جاؤ ۔"

یہ ڈرامائی طریقہ تبلیغ حق اگرچہ عملاً شاذ و نادر ہی اختیار کیا جا سکتا ہے ۔ مگر مقالہ نگار صاحب نے مولانا موصوف سے ایسا کام لینے کی آرزو کی ہے ۔ کہ جس کی نظیر اسلام میں حضرت آدم علیہ السلام تا حضرت خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وسلم صرف نبیوں اور ان کے خلفاء یا ان کی جماعتوں ہی میں مل سکتی ہے ۔ ظاہر ہے ۔ کہ اسمبلی میں اٹھ کر تو وہی شخص ایسی تقریر کر سکتا تھا ۔ جو اسمبلی کا ممبر ہوتا ۔ ورنہ ایسی جرأت کا موقعہ تو ہر دوسرے شخص کی طرح خود مقالہ نگار صاحب کو بھی حاصل ہے ۔ لیکن موجودہ اسمبلی کے ایک ممبر سے جو اس طریقہ انتخاب سے منتخب ہو کر اس مقام پر پہنچا ہو ۔ جو مقالہ نگار کے نزدیک سر تا سر جاہلی غیر اسلامی ہے ۔ بلکہ خود اسمبلی بھی طاغوتی مشین ہی کا شاہ پرزہ ہے ۔ کس طرح امید کی جا سکتی ہے کہ وہ اپنی ذہنیت خود بدل کر اس طرح انذاری خطاب کرنے لگ جاتا ۔ جو صرف ایسے ہی بشر کی خصوصیت ہوتی ہے جس کو اللہ تعالےٰ مخاطب کر کے قرآن کریم میں فرماتا ہے ۔ انا ارسلناک شاھداً و مبشراً و نذیراً و داعیاً الی اللہ باذنہ و سراجاً منیرا

(ترجمہ مقالہ نگار صاحب موصوف) پیغمبر اسلام ہم نے تجھ کو دنیا کے آگے حق کی گواہی دینے والا ۔ سعادت انسانیت کی خوشخبری پھیلانے والا اللہ کی طرف (اس کے اذن سے راقم) اس کے بندوں کو بلانے والا ۔ اور دنیا کی تاریکیوں کے لئے ایک چراغ نورانی (چراغ منیر راقم) بنا کر بھیجا ۔

ہم مانتے ہیں کہ جناب ابوالکلام آزاد صاحب کبھی صاحب الہلال والبلاغ رہے ہیں ۔ ہم کو آپ کے لائق خطیب اور قابل مصنف ہونے سے انکار نہیں ۔ اور نہ اس سے جو ہم کہنے والے ہیں ۔ ہمیں آپ کی ہتک پیش نظر ہے ۔ بلکہ ہمیں یقین ہے کہ خود جناب ابوالکلام آزاد صاحب بھی ہماری تائید کرینگے ۔ کہ اس شان کا داعی الی الحق نہ تو جناب ابوالکلام صاحب آزاد ہو سکتے ہیں ۔ اور نہ کوئی غیر شعوری مجتہد ۔ یہ تو اس ہستی کی شان ہے جس کو خدا نے اس کام کے لئے مامور کیا ہو ۔ یا ان خلفاء کی جو خدا تعالےٰ کی رضا سے اپنے پیشوا کے مقام کو تکمیل تک پہونچاتے ہیں ۔ ایسا خطاب انذار ایک ایسے انسان کی طرف سے جو خدا کی طرف سے مامور نہ ہو ۔ یا اس سے تعلق نہ رکھتا ہو ممکن ہی نہیں خواہ وہ علم و فضل میں کتنا ہی وحید الدہر اور فرید العصر ہی کیوں نہ ہو ۔

اسلام اگر خدا تعالےٰ کا پیغام ہے تو یقین رکھیئے کہ آج جبکہ اسلام کا صرف نام ہی نام رہ گیا ہے ۔ دنیا کو اس کا پیغام اگر کوئی از سر نو سنانا چاہتا ہے ۔ تو پہلے اس کو اللہ تعالےٰ سے اپنا رشتہ قائم کرنا چاہیئے ۔ کیونکہ وہی تو ہے جس کا پیغام وہ دنیا کو دینا چاہتا ہے ۔ وہی تو ہے جو اس نور کا مرکز ہے ۔ اگر نور کے مرکز سے تعلق نہیں ۔ تو خود کس طرح پُر نور ہو سکتا ہے ۔ اور خود پُر نور نہیں تو دوسروں کو کس طرح پُر نور کر سکتا ہے ۔ جس پودے کی جڑ باغ کی زمین میں پیوست ہی نہیں ۔ وہ کس طرح پھول اور پھل دے سکتا ہے ۔ جو شاخ درخت سے کٹ کر الگ ہو گئی ہے وہ ہری کس طرح رہ سکتی ہے ۔ اور باغ کی بہار میں کس طرح شامل ہو سکتی ہے آئیے ایک ایسے انسان کی مثال پر غور کیجئے ۔ جس کا روحانی تار اپنے مرکز نور سے ملا دیا گیا تھا ۔ یہ شخص صاحبزادہ عبد اللطیف رضی اللہ عنہ کابل سے چلتا ہے ۔ کس طرح قادیان پہنچ جاتا ہے ۔ اور مہدی زمان مسیح دوران حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود علیہ السلام کے ہاتھ پر بیعت کر لیتا ہے ۔ بیعت سے پہلے افغانستان میں ایک خاص حیثیت کا مالک تھا ۔ امیر حبیب اللہ شاہ افغانستان کی تاجپوشی کی رسم اسی کے ہاتھ سے ادا ہوئی تھی ۔ اسکی واپسی پر امیر حبیب اللہ قبول احمدیت کے جرم میں اسکو گرفتار کر لیتا ہے ۔ ایک بھاری زنجیر اسکو پہنا دی جاتی ہے ۔ اور احمدیت سے توبہ کا مطالبہ ہوتا ہے سخت اذیتیں دی جاتی ہیں ۔ انعام و اکرام کا لالچ دیا جاتا ہے ۔ مگر وہ خدا کا بندہ اپنے ایمان پر چٹان کی طرح قائم رہتا ہے اور اعلائے کلمۃ الحق سے باز نہیں آتا ۔ آخر اسکو سنگسار کر دیا جاتا ہے

ایڈیٹر روشن دین تنویر

بھائی عبد الرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور دفتر الفضل قادیان سے شائع کیا

جماعت احمدیہ کی اہم دینی درسگاہ

مدرسہ احمدیہ قادیان

۱۹۰۵ء میں حضرت مولوی عبدالکریم صاحب سیالکوٹی رضی اللہ عنہ کی وفات ہوئی آپ سلسلہ کے بہت بڑے عالم اور نہایت فصیح و بلیغ مقرر تھے آپ کی آواز میں ایک ایسا اثر اور سوز ہوتا جو سامعین کو مسحور بنا دیتا۔ اسی طرح آپ کی تحریر میں بھی بہت زور تھا۔ غرض کیا تحریر اور کیا تقریر ہر دو میں آپ صاحب کمال تھے۔ ایسے جید عالم کی وفات پر جماعت کو جو صدمہ ہوا۔ وہ تو ظاہر ہی ہے۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھی اس کا بہت احساس ہوا۔ اور اس کے ساتھ حضور کی توجہ اس امر کی طرف مبذول ہوئی کہ جماعت میں کوئی ایسی دینی درسگاہ ہونی چاہیئے۔ جس میں ایسے علماء تیار ہوں۔ جو سلسلہ کی تبلیغ اور تربیت کے لئے مفید ہوں۔ چنانچہ اس سال کے آخر میں سالانہ جلسہ کے اجتماع میں حضور نے اس تجویز کو احباب جماعت کے سامنے رکھا۔ اور جماعت نے اس تجویز پر نہایت گرمجوشی سے لبیک کہا۔ اور اس طرح مدرسہ احمدیہ کی بنیاد قائم ہوئی۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ان ایام میں اس دینی مدرسہ کا اسقدر خیال تھا کہ حضور اپنی اکثر مجلسوں میں اس کا ذکر فرماتے اور دوستوں کو اس امر کی ترغیب دیتے کہ وہ اپنے آپ کو اور اپنے بچوں کو سلسلہ کی اس دینی خدمت کے لئے وقف کریں چنانچہ آپ نے فرمایا۔

"میں چاہتا ہوں کہ ہماری جماعت کے واسطے ایسے لوگ تیار ہونے چاہیں جن کو واقعی دین کی خبر ہوں۔ اور اس لائق ہوں کہ بیرونی حملات کو دور کر سکیں۔ اور اندرونی بدعات اور جہالت کا انسداد کر سکیں .... اس جگہ طلبا کا آکر پڑھنا بہت ضروری ہے۔ جو شخص ایک ہفتہ ہماری صحبت میں آکر رہے وہ مشرق مغرب کے مولوی سے بڑھ جائے گا۔ جماعت کے بہت سے لوگ ہمارے روبرو ایسے تیار ہونے چاہئیں جو آئندہ نسلوں کے واسطے واعظ اور معلم ہوں اور لوگوں کو راہ راست پر لا دیں"۔

(اخبار بدر جنوری ۱۹۰۶ء)

آج خلافت ثانیہ کے بابرکت عہد میں جماعت کی وسعت کے پیش نظر اس درسگاہ کی اہمیت اور بھی زیادہ بڑھ گئی ہے اور اب جب کہ اللہ تعالےٰ کی پیشگوئیوں اور اس کی بشارات کے ماتحت مجاہدین احمدیت دنیا کے کناروں تک پہنچ رہے ہیں اور حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی سکیم کے مطابق ہر ملک میں مبلغین بھیجے جا رہے ہیں تو ایسی حالت میں ہمارا یہ اولین فرض ہے کہ ہم ان الٰہی بشارات کے پورا کرنے میں ہر طرح قربانی اور ایثار کریں۔ اور حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کے ارشاد کی تعمیل میں زیادہ سے زیادہ نوجوانوں کو مدرسہ احمدیہ اور جامعہ احمدیہ میں داخل کرائیں حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ فرماتے ہیں کہ۔

"جب تک ہماری جماعت موجودہ علمی حالت سے کئی گنا زیادہ ترقی حاصل نہیں کر لیتی۔ اس وقت تک ہمیں اور بھی زیادہ ضرورت اس امر کی ہے کہ بڑے بڑے علماء ہماری جماعت میں ہر وقت تیار رہیں اور اتنی بڑی تعداد میں رہیں۔ کہ جماعت کو ضرورت کے وقت وہ آسانی کے ساتھ سنبھال سکیں ... اسوقت ہمیں کم سے کم اتنا تو کرنا چاہیئے۔ کہ خدا تعالےٰ نے ہمیں اسجگہ جو مدرسہ عطا فرمایا ہے۔ اور جو جماعت میں علماء پیدا کرنے کا واحد ذریعہ ہے اس کی ترقی کے زیادہ سے زیادہ سامان پیدا کریں"۔ (الفضل یکم مئی ۱۹۲۶ء)

مذکورہ بالا ارشادات سے یہ امر واضح ہے کہ مدرسہ احمدیہ کو کامیاب بنانے کے لئے احباب جماعت کو زیادہ سے زیادہ کوشش اور سعی کرنی چاہیئے۔ اور اس زمانہ میں حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے الٰہی بشارات کے ماتحت تبلیغ کی سکیم کو جس قدر وسیع بنا دیا ہے اور آئندہ کے متعلق حضور کا اس بارہ میں جو اہم پروگرام ہے اس کی کسیقدر تفصیل آپکے ارشادات اور اخبار کے ذریعہ احباب کو معلوم ہے اور دنیا بھی اس امر کا مشاہدہ کر رہی ہے کہ اس چھوٹی سی جماعت نے اپنے امام کی زرین ہدایات کے ماتحت تمام دنیا میں تبلیغ اسلام کا جال بچھا دیا ہے اور کیا مشرق اور کیا مغرب۔ کیا یورپ اور کیا ایشیا سب جگہ تبلیغی مشن قائم کر دئے ہیں۔ اور آئندہ روز بروز ان میں اضافہ ہو رہا ہے۔ پس اس حالت میں احباب جماعت کا فرض ہے۔ کہ وہ خدا تعالےٰ کی پیشگوئیوں کے پورا کرنے میں حصہ دار بنیں۔ اور اپنے بچوں کو اس دینی درسگاہ میں بھیجکر خدا تعالےٰ کی برکتوں کے وارث بنیں

بمفتِ ایں اجر نصرت را دہندت اے اخی ورنہ
قضاء آسمانست ایں بہرحالت شود پیدا

حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا ایک ضروری ارشاد

تحریک جدید کے مجاہدین اور جماعتیں فوری توجہ فرمائیں!

سیدنا حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے یہ اعلان کرنے کا ارشاد فرمایا ہے۔ کہ چونکہ تحریک جدید کے دفتر اول کے تیرھویں سال اور دفتر دوم کے تیسرے سال کے لئے وعدہ کرنے کی آخری تاریخ ۱۰ فروری قریب آ رہی ہے۔ اس لئے جن احباب اور جماعتوں کی طرف سے تا حال وعدے نہیں بھجوائے گئے۔ وہ فوراً وعدے بھجوا دیں۔

جناب مولوی محمد علی صاحب سے

صرف ایک استفسار

جناب مولوی محمد علی صاحب آپ نے ۱۹۰۴ء میں بمقدمہ مولوی کرم الدین صاحب آف بھیں ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ گورداسپور کی عدالت میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی موجودگی میں حلفیہ بیان دیتے ہوئے کہا تھا کہ:۔

"مرزا صاحب دعویٰ نبوت کا اپنی تصنیف میں کرتے ہیں۔ یہ دعویٰ نبوت اس قسم کا ہے کہ میں نبی ہوں۔ لیکن کوئی نئی شریعت نہیں لایا۔ ایسے مدعی کا مکذب قرآن شریف کی رو سے کذاب ہے" (مسل مقدمہ کرم الدین آف بھیں)

جناب مولوی صاحب! آپ سے نہایت سادہ اور مختصر سا استفسار ہے کہ آپ نے اس بیان میں شریعت نہ لانے والے نبیوں کے آنیکا ذکر قرآن مجید میں تسلیم کر لیا ہے اب براہ مہربانی قرآن شریف کی ان آیات سے مطلع فرمائیں جن میں نئی شریعت نہ لانے والے مدعی نبوت کے مکذب کو کذاب قرار دیا گیا۔ امید ہے کہ آپ اس علم کو ظاہر فرما کر ممنون فرمائیں گے

(خاکسار ابوالعطا جالندھری)

قابل توجہ جماعتہائے سندھ

بعض جماعت ہائے احمدیہ صوبہ سندھ کے متعلق سابق پراونشل سیکرٹری تعلیم و تربیت کی شکایت تھی کہ وہ باقاعدہ رپورٹیں نہیں بھجواتیں۔ نظارت ہذا اس نوٹ کے ذریعہ ایسی جماعتوں کو متنبہ کرتی ہے کہ اب جب کہ پراونشل سیکرٹری تعلیم و تربیت کا نیا انتخاب ہو چکا ہے اور ڈاکٹر محمد عبداللہ صاحب اس عہدہ پر مقرر ہو چکے ہیں۔ انہیں چاہیئے کہ سستی ترک کر کے ہر قسم کی مستعدی سے کام کریں۔ اور تعاون کرتے ہوئے باقاعدہ رپوٹیں بھیجیں۔ نظارت تعلیم و تربیت ڈاکٹر صاحب کو ہدایات بھجوا رہی ہے

(ناظر تعلیم و تربیت)

سرورِ کائنات کے تبلیغی خطوط

فرمانروایانِ عالم کے نام

(۲)

نوٹ :- پہلی قسط الفضل ۲۹ جنوری میں شائع ہو چکی ہے

حضور کا دوسرا مکتوب ھرقل قیصر روم کے نام

ہرقل قیصرِ روم قسطنطنیہ کا تاجدار تھا۔ جس کی سلطنت یورپ کے ایک وسیع حصہ میں پھیلی ہوئی تھی۔ اور ایشیا میں پورے ملک شام اور عرب و عجم کے مختلف علاقوں پر بھی اس کا پرچم اقبال لہرا رہا تھا۔ قیصر نے انہی دنوں فارس پر فتح پائی تھی۔ اس کی منت پوری کرنے کے لئے وہ پاپیادہ قسطنطنیہ سے بیت المقدس آیا ہوا تھا۔

حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم نے اس موقعہ کو غنیمت سمجھتے ہوئے ذیل کا مکتوب لکھ کر حضرت دحیہ کلبی کے ہاتھ بھیجا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم من محمد عبد اللہ و رسولہ الی ھرقل عظیم الروم سلام علیٰ من اتبع الھدیٰ اما بعد فانی ادعوک بدعایۃ الاسلام اسلم تسلم یوتک اللہ اجرک مرتین فان تولیت فان علیک اثم الاریسیین

(ترجمہ) میں اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بے انتہا کرم کرنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔ اللہ کے بندے اور اس کے رسول محمد (صلعم) کا خط ہرقل شاہ روم کے نام۔ سلامتی اس پر جو ہدایت کی پیروی کرتا ہے میں تمہیں اسلام کی دعوت دیتا ہوں۔ اگر تم اسلام کو قبول کر لو گے تو سلامت رہو گے اور خدا تمہیں دوگنا اجر دے گا۔ اگر تم نے اس سے سرتابی کی تو رعایا کا وبال بھی تم پر پڑے گا۔

حضرت دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ حضور سرور کائنات کا یہ مکتوب گرامی لے کر قیصر ہرقل کے پاس بیت المقدس گئے۔ قیصر نے خط لے کر حکم دیا۔ کہ جو عرب بھی ملے۔ اسے حاضر کیا جائے۔ بیت المقدس کے قریب ہی "غزہ" مقام پر قریش کا ایک تجارتی قافلہ اترا ہوا تھا۔ سردار قافلہ حضرت ابوسفیان رضؓ تھے۔ (جو اس وقت نور اسلام سے منور ہو چکے تھے) قیصر ہرقل نے اپنے شاہی مذاق کے مطابق شاندار طریق سے دربار کو آراستہ و مزین کرایا۔ اور اہل قافلہ کو طلب کیا۔ ترجمان بھی بلایا گیا۔ ھرقل نہائت دانا صاحب علم توریت و انجیل کا ماہر ہونے کے علاوہ نجوم و کہانت میں بھی یدطولےٰ رکھتا تھا۔ اس نے حضور سرور کائنات کے متعلق حضرت ابوسفیان رضؓ سے کئی ایک استفسارات کئے۔ جن کے نہائت معقول مدلل اور تسلی بخش جوابات دیئے گئے۔ جس سے اسے حضور کی رسالت کا یقین ہو گیا۔ اس کے بعد ہرقل نے ترجمان کو بلا کر حضور کا خط سنا۔

اہل عجم کا بادشاہوں کی طرف خطوط لکھتے وقت یہ دستور تھا کہ پہلے مکتوب الیہ کا نام درج کرتے۔ اور آخر میں اپنا نام لکھتے۔ لیکن رسول عربی صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے مجوزہ طریق کے مطابق پہلے اپنا نام اور بعد میں ہرقل کا نام درج کیا تھا۔ یہ دیکھ کر قیصر کا بھائی "نیاق" بہت برہم ہوا۔ اور اس نے چاہا کہ قیصر سے خط چھین کر اسے چاک کر ڈالے۔ لیکن قیصر نے نیاق کو اس گستاخی اور دست درازی سے سختی کے ساتھ منع کیا۔ اور کہا اس شان کی تحریر میں نے آج تک نہیں سنی۔

حضور کے خط کے متعلق قیصر کا یہ احترام سے لبریز طرز عمل دیکھ کر ارکان دربار سخت برافروختہ ہوئے۔ قیصر ہرقل نے حالات کی نزاکت کا جب یہ منظر دیکھا۔ تو اس نے حضرت دحیہ کلبی سے تنہائی میں گفتگو کو مصلحت وقت سمجھا۔ اور کہا آپ جس عظیم الشان انسان کا مکتوب گرامی لے کر آئے ہیں۔ وہ یقیناً خدا کے سچے رسول ہیں۔ لیکن آپ میری قوم کے انداز دیکھ رہے ہیں۔ اس کے پیش نظر میں آپ کو اپنا ایک خط دیتا ہوں۔ آپ اسے "رومیہ" لے کر جائیں وہاں کا حاکم "ضغاطر" مسیحی مذہب کا بہت بڑا پیشوا ہے۔ اگر وہ حضور کی صداقت پر ایمان لے آیا۔ تو مجھے اپنی قوم کے سمجھانے میں آسانی ہوگی۔ چنانچہ حضرت دحیہ کلبی نے ایسا ہی کیا۔ اور "رومیہ" پہنچکر "ضغاطر" کو وہ خط جا کر دیا۔ اس نے خط کو پڑھ کر آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کی رسالت کی تصدیق کی۔ چنانچہ حضرت دحیہ کلبی ہرقل کے پاس واپس آئے۔ ہرقل نے اپنے تمام امراء و پیشوایان مذاہب کو اکٹھا کر کے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی نبوت پیش کی۔ جس کو سنتے ہی وہ نغل در آتش ہو گئے۔ اور غیظ و غضب کا ایک طوفان امڈ آیا۔ قیصر اپنی قوم کی اس سرکشی سے اس قدر مرعوب اور خوفزدہ ہوا کہ اسے مشرف باسلام ہونے کی جرأت نہ ہو سکی۔ اور اس عظیم الشان سعادت کے حصول سے محروم رہا۔ اور انجام کار یہ کمزوری اس کے لئے اس قدر بدنصیبی کا باعث بنی۔ کہ دنیا کی دولت سے بھی وہ ہاتھ دھو بیٹھا۔ اس کی شاہی مملکت پر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فوجیں بھیجیں جنہوں نے چند روز میں حارث بن ابی شمر غسانی کی حکومت کو زیر و زبر کر کے دمشق پر قبضہ کر لیا۔ اور حضرت عمرؓ کے زمانہ خلافت میں قیصر کی حکومت کا یکلخت چراغ گل ہو گیا۔

ملک نذیر احمد ریاض واقف زندگی

نئے ارض وسما

احمدیہ مشن گولڈ کوسٹ مغربی افریقہ کی

مختصر تبلیغی رپورٹ

۱۸ ستمبر ۱۹۴۶ء تا ۲۰ اکتوبر ۱۹۴۶ء

ملک احسان اللہ صاحب نے عرصہ زیر رپورٹ میں ۳۶۰ میل سفر طے کیا۔ ۳۰ میل پیدل سفر کر کے تبلیغ اور تربیت کے فرائض انجام دیئے۔ ایک عورت اور ایک نوجوان لڑکے نے بیعت کی۔ سولہ آدمیوں نے اپنی زندگیاں اسلام کے لئے وقف کیں۔ ایک ماہ میں ایک دفعہ لوگوں کو اسلام کی خاطر کسی زمین پر اجتماعی کام کرنے اور اس کے منافع کو مرکز میں بھیجنے کی تلقین کی۔ ایک جگہ سے امیدوار واقفین کو بلایا۔ تو وہ چھ میل پیدل سفر کر کے ملنے کے لئے آئے۔ اور واپس چھ میل پیدل گئے۔

ایک شخص نے نہائت غربت کی حالت میں ایک بکری بطور چندہ خطبہ سننے کے بعد دی۔ عورتوں کے لئے نماز کے لئے موزوں جگہ نہ ہونے پر ان کے لئے مہمانخانہ کے کمرے کو درست کروایا۔ اور نجاری۔ قلعی اور روغن کرنے کا سب کام احمدیہ سکول کے اساتذہ اور افریقن مشنری نے کیا۔ مزدوری کا کام سکول کے طلباء نے اور معماری کا کام خدام الاحمدیہ کے ممبران نے کیا۔ ان پڑھ لوگوں کے قرآن کریم ناظرہ پڑھنے اور انگریزی کے لئے کلاس جاری کی۔ قرآن کریم اور بائیبل کی دس آیات یاد کرنے کا پروگرام خدام الاحمدیہ میں شروع کیا گیا۔ نیز تقریر کرنے کی مشق کروائی۔

چھ سات آدمیوں کو خدا کے فضل سے تہجد کی عادت ہو گئی ہے۔ نفلی روزے رکھوائے۔ نمازوں میں باقاعدگی اور باجماعت مسجد میں ادا کرنے کی تلقین کی۔ اکثر لوگوں نے اپنا چندہ $\frac{1}{16}$ حصہ اپنی آمد کا دینے کا وعدہ کیا۔ اٹھارہ افراد نے اپنی آمد کا $\frac{1}{10}$ حصہ ماہوار بطور وصیت کے ادا کرنے کا وعدہ کیا۔ سال میں ایک مہینہ تبلیغ کے لئے وقف کرنے کے متعلق احباب کو بتلایا گیا۔ اور سب نے اس پر لبیک کہا۔ خدا تعالےٰ کے فضل سے عام بیداری پیدا ہو رہی ہے اور تحریک کرنے پر دوست قربانیوں میں ہر ممکن طریق سے بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی کوشش

حضرت بابا نانک رحؒ اور اسلام

(۱)

۸/۱۱/۴۶ کو خاکسار نے بعض سکھ احباب کی تحریک پر شرومنی گوردوارہ پربندھک کمیٹی امرتسر کو مندرجہ ذیل دو مضامین پر تحریری مناظرہ کی دعوت دی۔

(۱) کیا حضرت بابا نانک صاحبؒ مسلمان تھے؟

(۲) کیا حضرت بابا نانک صاحبؒ سکھ مذہب کے بانی تھے؟

خیال تھا کہ شرومنی گوردوارہ پربندھک کمیٹی سکھ دوستوں کی ایک ذمہ وار اور دھارمک کمیٹی ہے۔ وہ ان دونوں مضامین پر تحقیق حق کو مدنظر رکھ کر تحریری مناظرہ کے لئے تیار ہو جائیگی۔ کیونکہ یہ ایک حقیقت ہے کہ اگر حضرت بابا نانک صاحب مسلمان تھے۔ جیسا کہ ہماری تحقیق ہے کہ آپ مسلمان تھے۔ تو وہ کسی نئے مذہب کے بانی نہیں ہو سکتے۔ اور اگر وہ کسی نئے مذہب کے بانی تھے۔ جیسا کہ ہمارے سکھ دوست ان کو سکھ مذہب کا بانی تسلیم کرتے ہیں۔ تو پھر ان کا اسلام سے تعلق ثابت کرنا ایک ناممکن امر ہو جائیگا۔

اس بحث کے لئے ہماری طرف سے جو ضروری شرائط پیش کی گئیں۔ ان میں سے ایک نہایت ضروری شرط یہ بھی تھی۔ کہ اس بحث کے سلسلہ میں ہر ایک امر پر حضرت بابا نانک صاحب کے اپنے مقدس کلام کی روشنی میں ہی بحث کی جائے۔ لیکن شرومنی گوردوارہ پربندھک کمیٹی نے دو مہینہ سے بھی زیادہ عرصہ خاموشی کے بعد ۲۶/۱/۴۷ کو خاکسار کے نام ایک چٹھی ارسال کی۔ جو خاکسار کو ۳۰/۱/۴۷ کو موصول ہوئی۔ خاکسار نے اس کا مفصل جواب ۳۰/۱/۴۷ کو ہی لکھ دیا۔ جو بذریعہ رجسٹری شرومنی گوردوارہ پربندھک کمیٹی کو ارسال کر دیا گیا۔

شرومنی گوردوارہ پربندھک کمیٹی کے اسسٹنٹ سیکرٹری بھائی ہربھجن سنگھ صاحب گیانی نے اپنی ۲۶/۱ کی چٹھی میں بجائے صحیح طریق اختیار کرنے کے ایک غلط اور غیر شریفانہ طریق اختیار کیا۔ جو یقیناً ہر ایک محقق اور شریف سکھ کے لئے افسوس کا موجب ہوگا۔ بجائے ان دونوں مضامین پر علمی اور تحقیقی رنگ میں تحریری طور پر تبادلہ خیالات کرنے کی آمادگی ظاہر کرنے کے ہمارے آقا و مولیٰ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو گالیاں تک دینے سے دریغ نہ کیا۔ خاکسار نے یہ خط و کتابت گورمکھی ٹریکٹ [illegible] میں بھی شائع کر دی۔

میری اس ۳۰/۱/۴۷ کی جوابی چٹھی کے بعد شرومنی گوردوارہ پربندھک کمیٹی نے ایک اور ہی رنگ اختیار کر لیا۔ یعنی جس صاحب کے سپرد یہ خط و کتابت کی گئی تھی۔ شاید اس کی غیر شریفانہ روش کو دیکھ کر یا اسکی تحریر کو غیر مدلل اور غیر معقول خیال کر کے اس کو پیچھے ہٹا دیا گیا۔ اور اب ایک اور صاحب میدان میں آئے ہیں۔ انہوں نے بھی صحیح طریق اختیار نہیں کیا۔ چاہیئے تو یہ تھا کہ وہ ہماری اس دعوت کو قبول کر کے تحریری مناظرہ کے لئے آمادہ ہوتے۔ لیکن انہوں نے امرتسر کے ایک روزانہ گورمکھی اخبار میں حضرت بابا نانک صاحب اور اسلام کے نام پر تردیدی مضامین کا سلسلہ شروع کر دیا۔ اور ان مضامین کو بھی ہم سے پوشیدہ رکھنے کی کوشش کی گئی۔ خاکسار ابھی حال ہی میں پٹیالہ گیا۔ وہاں میرے ایک سکھ دوست نے ان مضامین کا تذکرہ کیا۔

جو صاحب اب میدان میں آئے ہیں۔

وہ میرے دیرینہ دوست سردار شمشیر سنگھ صاحب اشوک ہیں۔ آپ آج کل سکھ نیشنل کالج لاہور میں ہسٹری ریسرچ سکالر ہیں۔ اس میں کوئی شک نہیں۔ کہ آپ موجودہ زمانہ کے اہل علم سکھ احباب میں سے ہیں۔ لیکن چونکہ یہ مضمون ان کی لائن کا نہ تھا۔ اس لئے انہوں نے اس میں بہت سی غلط اور بے بنیاد باتیں بھی لکھ دی ہیں۔ اور ان پر انحصار رکھ کر بابا صاحب کے اسلام کی تردید کرنی چاہی ہے۔ حالانکہ میں جانتا ہوں۔ اور بخوبی جانتا ہوں۔ کہ ان میں اکثر باتیں ایسی ہیں۔ جن کو خود اشوک صاحب بھی صحیح تسلیم کرنے کے لئے تیار نہ ہوں گے۔ لیکن پھر بھی انہوں نے ان باتوں کو قلم بند کیا ہے۔ حالانکہ تحقیق کا یہ طریق ہے کہ دوران بحث میں ان باتوں کو لایا جاتا ہے۔ جو اول تو فریقین کے مسلمات میں سے ہوں۔ نہیں تو کم از کم ایک فریق کے مسلمات میں سے ضرور ہوں۔ لیکن میرے دوست اشوک صاحب نے ایسی باتیں بھی لکھنے سے دریغ نہیں کیا۔ جو نہ ان کے اپنے مسلمات میں سے ہیں۔ اور نہ ہم ان کو صحیح تسلیم کرتے ہیں۔ اور پھر ان پر بنیاد رکھ کر حضرت بابا نانک صاحب کے اسلام کی تردید کرنی چاہی ہے۔

اشوک صاحب نے اپنے مضمون کی ابتدا میں ہی سخت ٹھوکر کھائی ہے۔ چنانچہ آپ تحریر فرماتے ہیں کہ:-

"قادیانی میرزائیوں نے ایک دفعہ نہیں بلکہ کئی مرتبہ سری گورو نانک صاحب کے متعلق یہ دعویٰ کیا ہے کہ وہ مسلمان تھے لیکن جب محققانہ نظر سے دیکھا جائے۔ تو ان کا یہ دعویٰ سولہ آنہ غلط ثابت ہوتا ہے۔"

(ترجمہ از خالصہ سیوک ۲۵ دسمبر ۱۹۴۶ء)

اگر تو تحقیق کا یہی طریق ہے۔ جو کہ ہمارے دوست اشوک صاحب نے اختیار کیا ہے۔ کہ بحث کی بنیاد ان باتوں پر رکھی جائے۔ جو فریقین کے مسلمات میں سے ہی نہ ہوں۔ تو اس طرح بابا صاحب کے اسلام کا ثابت ہونا ایک طرف رہا۔ دنیا کا کوئی مسئلہ بھی ثابت نہ ہوگا۔

اشوک صاحب ہسٹری ریسرچ سکالر ہیں۔ آپ سے یہ امر پوشیدہ نہ ہوگا۔ کہ حضرت بابا نانک صاحب کے اسلام کے دعویٰ کی ابتدا ہم احمدیوں کی طرف سے نہیں ہوئی۔ بلکہ یہ دعویٰ ان مسلمانوں کی طرف سے کیا گیا۔ جو حضرت بابا نانک صاحب کے زمانہ کے تھے۔ یعنی جن کے سامنے حضرت بابا نانک صاحب کی زندگی بسر ہوئی تھی۔ اور وہ بابا صاحب کے اقوال اور افعال کے عینی شاہد تھے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تحریر فرماتے ہیں کہ:-

"آپ صاحبوں پر یہ پوشیدہ نہیں کہ یہ رائے ہماری کچھ جدید رائے نہیں۔ جس صورت میں ان روشن ضمیر بزرگوں نے اس رائے کو نفرت کی نظر سے نہیں دیکھا۔ جن کے سامنے یہ واقعات موجود تھے۔ بلکہ مسلمانوں کے دعویٰ کو قبول کیا۔ تو آپ صاحبوں کو بہر حال ان کے نقش قدم پر چلنا چاہیئے۔ ہم امید رکھتے ہیں کہ آپ انکار کے وقت جلدی نہ کریں۔ اور ان عالیشان بزرگوں کو یاد کریں جو آپ سے پہلے فیصلہ دے چکے ہیں۔ اور نیز آپ ان حلیم بزرگوں کے بزرگ اخلاق یاد کریں۔ جنہوں نے دعویدار مسلمانوں کو درشتی سے جواب نہ دیا۔ اور مسلمانوں کی رائے کو رد نہ کیا۔ .... درحقیقت وہ دلوں میں سمجھتے تھے۔ کہ بابا صاحب کا ہندوؤں سے تو فقط یہ تعلق تھا۔ کہ وہ اس قوم سے پیدا ہوئے اور مسلمانوں سے یہ تعلقات تھے۔ کہ درحقیقت باوا صاحب اسلامی برکتوں کے وارث ہو گئے تھے۔ اور ان کا اندر اس وحدہٗ لاشریک کی معرفت سے اور سچے کرتار کی محبت سے بھر گیا تھا۔ جس کی طرف اسلام بلاتا ہے۔ اور وہ اس نبی کے مصدق تھے۔ کہ جو اسلام کی ہدایت لیکر آیا تھا۔ اس واقعی علم کی وجہ سے مسلمانوں کو رد نہ کر سکے"۔ (ست بچن صفحہ ۱۱۵)

پس یہ ایک حقیقت ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے سینکڑوں سال قبل مسلمانوں نے بابا صاحب کے اسلام کا دعویٰ کیا تھا۔ حضور نے صرف یہ کیا۔ کہ مسلمانوں کے اس دعویٰ کو خدا سے علم حاصل کر کے مدلل طور پر ثابت کیا۔ اور ان تمام دلائل کو جو بابا صاحب کے اسلام سے متعلق تھے۔ ایک جگہ جمع کر دیا۔ تا کہ محققین سچائی نظر سے موازنہ کر سکیں۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خود ہی ارشاد فرمایا ہے کہ:-

"یہ رائے کہ باوا صاحب اپنی باطنی صفائی اور اپنی پاک زندگی کی وجہ سے مذہب اسلام کو قبول کر چکے تھے۔ صرف ہماری ہی رائے نہیں۔ بلکہ ہماری اس کتاب سے پہلے بڑے بڑے محقق انگریزوں نے بھی یہی رائے لکھی ہے۔ اور وہ کتابیں مدت دراز سے پہلے ہماری اس تالیف سے برٹش انڈیا میں تالیف ہو کر شائع ہو چکی ہیں۔ چنانچہ میں نے بطور نمونہ پادری ہیوز کی ڈکشنری کے چند اوراق انگریزی اس رسالہ کے آخر میں شامل کر دئے ہیں۔ .... سکھ صاحبان بھی اس سے بے خبر نہیں ہیں۔ اس صورت میں یہ خیال کرنا۔ کہ اس رائے میں میں ہی اکیلا ہوں۔ یا میں نے ہی پہلے اس رائے کا اظہار کیا ہے۔ یہ بڑی غلطی ہے۔ ہاں میں نے

وہ تمام دلائل جو دوسروں کو نہیں مل سکے۔ اس کتاب میں اکھٹے کر کے لکھ دیئے ہیں۔" (ست بچن طبع اول صٓ)

سکھ تاریخ اس امر پر بخوبی روشنی ڈالتی ہے۔ کہ جب باباصاحب کا انتقال ہوا۔ تو اس زمانہ کے مسلمانوں نے آپ کی نعش اسلامی طریق پر دفن کرنے کا مطالبہ کیا۔ اور کہا کہ چونکہ آپ اہل اسلام میں سے تھے۔ اس لئے ہم ان کی نعش کو دفن کریں گے۔ جیسا کہ سردار خزان سنگھ صاحب تحریر فرماتے ہیں۔ کہ:۔

"The Mohammadans maintained that being a Mohammadan his remains should be buried according to Muslem rites."
History of Sikhs. P. II

یعنی مسلمانوں نے یہ مطالبہ کیا کہ بابا نانک صاحب مسلمان تھے اس لئے ہم ان کی نعش کو اسلامی طریق پر دفن کریں گے

پروفیسر گورمکھ نہال سنگھ صاحب نے لکھا ہے کہ جب حضرت بابا نانک صاحب کی وفات ہوئی تو:۔

"ان کے مسلمان سیوک کہتے تھے کہ وہ مسلمان تھے۔ ان کی نعش کو دفن کرنا چاہیئے" (رسالہ امرت امرتسر نومبر ۱۹۳۶ء)

پروفیسر سندر سنگھ صاحب ایم۔ ایس سی گورونانک کالج گوجرانوالہ نے مسلمانوں کے اس مطالبہ کا تذکرہ مندرجہ ذیل الفاظ میں کیا ہے:۔

"مسلمان کہتے تھے کہ باباجی پکے مسلمان درگاہی ہیں۔ ہم ان کے جسم کو دفن کریں گے۔" (مختصر و مکمل تواریخ گوروخالصہ اردو صٓ ۷۲)

لالہ کنھیا لال صاحب نے مسلمانوں کا مطالبہ مندرجہ ذیل الفاظ میں بیان کیا ہے کہ:

"بعد وفات اس کے ہندوؤں اور مسلمانوں میں درباب جلانے یا دفن کرنے نعش اس کی سخت تنازعہ برپا ہوا۔ کیونکہ مسلمان اس کو جانتے تھے کہ یہ فقیر خداپرست ہے۔ اقوال اس کے مطابق آیت قرآن و حدیث پیغمبر کے ہیں۔ اس کو دفن کرنا چاہیئے۔ جلادینا ایسے معقول شخص کا سراسر بے ادبی ہے" (تاریخ پنجاب لالہ کنھیا لال صٓ ۱۱ ایڈیشن دوم)

ان حوالہ جات کے علاوہ سکھ صاحبان کے مشہور و معروف لیڈر جناب ماسٹر تاراسنگھ صاحب نے حال ہی میں اپنے ایک تازہ بیان میں اس امر کا واضح الفاظ میں اقرار کیا ہے۔ کہ مسلمانوں نے باباصاحب کی وفات کے موقعہ پر ان کے اسلام کا دعویٰ کیا تھا۔ چنانچہ جناب ماسٹر صاحب نے تحریر فرمایا ہے کہ:۔

"مسلمان کہتے تھے کہ بابا نانک مسلمان تھا۔ ہم ان کی نعش کو دفن کریں گے۔"

(ترجمہ از سنت سپاہی اگست ۱۹۴۶ء)

ایک اور سکھ دوان سردار سروول سنگھ صاحب کولیشر نے لکھا ہے کہ:۔

اس میں حیرانی کی کوئی بات نہیں کہ گورو نانک صاحب کی وفات پر کسی کو پتہ نہ تھا کہ باباصاحب کس مذہب کے پابند تھے۔ ہندو ان کو اپنے مذہب کے مطابق جلانا چاہتے تھے۔ اور مسلمان چاہتے تھے کہ شریعت کے مطابق ان کو دفن کیا جائے۔ آج بھی جو لوگ گورو صاحب کے اپدیش پڑھتے ہیں وہ پختہ فیصلہ نہیں کر سکتے کہ ان کا کیا مذہب تھا" (گلزار گورو صٓ ۳۲)

اس حوالہ سے ظاہر ہے کہ ہمارے سکھ دوست باباصاحب کا مذہب سمجھنے سے قاصر ہیں۔ الغرض ان تمام حوالہ جات کا خلاصہ یہی ہے کہ مسلمانوں نے باباصاحب کے اسلام کا دعویٰ آج سے سینکڑوں سال قبل کیا تھا۔ جس کا اعتراف سکھ دوان بین الفاظ میں کرتے ہیں مسلمانوں کے اس دعویٰ کے بعد یکے بعد دیگرے سکھ صاحبان کے ۹ گورو صاحبان ہو چکے ہیں۔ سکھ تاریخ اس امر پر شاہد ہے کہ کسی بھی سکھ گورو نے مسلمانوں کے اس دعویٰ کا رد نہیں کیا۔ میرے دوان دوست رشوک صاحب کسی مستند کتاب سے تو کیا کسی غیر مستند کتاب سے بھی ایسا کوئی حوالہ پیش نہیں کر سکتے کہ جس سے یہ ثابت ہو سکے کہ کسی سکھ گورو نے مسلمانوں کے اس دعویٰ کو غلط قرار دیا ہو۔ چنانچہ اس امر کو ملحوظ رکھتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تحریر فرماتے ہیں کہ:۔

"اے معزز سکھ صاحبان آپ یاد رکھیں کہ یہ وہی مسلمانوں کی طرف سے مدلل دعویٰ ہے جس کی ڈگری آپ کے خداترس بزرگ مسلمانوں کو دے چکے ہیں۔ اور ان کے حق میں اپنی قلم سے فیصلہ کر چکے ہیں۔ اب ساڑھے تین سو برس کے بعد آپ کے عذر معذرت خارج از میعاد ہیں۔ کیونکہ مقدمہ ایک با اختیار عدالت سے انفصال پا چکا ہے۔ اور وہ حکم قریباً چار سو برس تک واقعی اور صحیح مانا گیا ہے۔ اور آج تک کوئی جرح یا حجت اس کی نسبت پیش نہیں ہوئی۔ تو کچھ شک نہیں کہ اب وہ ایک ناطق فیصلہ قرار پا گیا۔ جس کی ترمیم و تنسیخ آپ کے اختیار میں نہیں۔" (ست بچن صٓ ۱۱۵)

پس یہ ایک حقیقت ہے کہ باباصاحب کے اسلام کا دعویٰ کرنے والے وہ لوگ تھے۔ جنہوں نے اپنی آنکھوں سے باباصاحب کے طرز عمل کو دیکھا تھا۔ اور اپنے کانوں سے باباصاحب کے مُنہ سے نکلے ہوئے شبدوں کو سنا تھا۔ ان کا یہ دعویٰ کسی سنی سنائی بات پر مبنی نہ تھا۔ حضرت بابا نانک صاحب کے اقوال اور سوانح حیات کا آپ کے بعد ہمارے سکھ بھائیوں نے جو حشر کیا وہ اشوک صاحب سے بھی پوشیدہ نہ ہوگا۔ کہ کس طرح ہمارے سکھ دوستوں نے شبدوں کے شبد باباصاحب کے نام پر بنائے۔ اور واقعات کے واقعات فرضی طور پر گھڑ دیئے۔ لیکن مسلمانوں کے پاس تو یقینی اور عینی ثبوت تھے۔ یہی وجہ ہے کسی سکھ گورو صاحب نے ان کا رد نہ کیا۔

مسلمان قوم مذہب کے معاملہ میں بہت سخت واقع ہوئی ہے۔ اسلام کی تاریخ اس امر پر شاہد ہے کہ مسلمانوں نے بعض معمولی سے معمولی اور چھوٹے سے چھوٹے اختلاف کی بنا پر بڑے سے بڑے عالم اور اسلام کے ہمدرد مسلمان کو کافر قرار دینے سے دریغ نہیں کیا۔ چہ جائیکہ وہ ایک غیر مسلم کو جس نے بقول موجودہ زمانہ کے سکھ صاحبان کے اسلام کی تردید کی مسلمان قرار دیتے۔ اور اس کی نعش دفن کرنے کا مطالبہ کرتے۔ اور پھر اس کے ساتھ ہی یہ بات بھی قابل غور ہے کہ اگر حضرت بابا نانک صاحب کو مسلمان قرار دینا ایک غلط اور بے بنیاد بات ہے تو پھر کیا وجہ ہے کہ سکھ صاحبان کے کسی بھی گورو نے مسلمانوں کے اس مطالبہ کا رد نہیں کیا۔ اور نہ اس کے خلاف کوئی آواز ہی اٹھائی۔ حالانکہ ان کی طرف سے سکھ گورو صاحبان کی دنیا میں آمد کا اصل مقصد لوگوں کے غلط عقائد کی اصلاح کرنا بیان کیا جاتا ہے۔ کیا ہمارے سکھ بھائی یہ کہنے کی جرأت کر سکتے ہیں کہ ان کے دلوں میں اپنے گورو صاحبان سے بھی بڑھ کر باباصاحب کی محبت اور عزت ہے۔

عباداللہ گیانی قادیان

فیوض روحانی کے حصول کا ذریعہ

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اشتہار ۱۸۹۹ء مندرجہ تبلیغ رسالت میں فرماتے ہیں:۔

"اسی میں میرا سرور اور اسی میں میرے دل کی ٹھنڈک ہے کہ جو علوم اور معارف سے میرے دل میں ڈالا گیا ہے میں خدا کے بندوں کے دلوں میں ڈالوں" حضور علیہ السلام کے ارشاد سے بخوبی معلوم ہوتا ہے کہ حضور کی کتب پڑھنا کس قدر ضروری ہیں۔

حضور کی کتاب نشان آسمانی کا امتحان ۲۳ فروری کو ہوگا۔ تمام لجنات بیرونجات اور قادیان سے التماس ہے کہ وہ اعلان ہذا کے پڑھنے کے بعد فوراً امیدواروں کے نام دفتر لجنہ اماء اللہ میں ارسال فرمائیں۔ کیونکہ وقت بہت تھوڑا رہ گیا ہے۔

امۃ اللہ خورشید سیکرٹری تعلیم لجنہ اماء اللہ قادیان

چند مفید کتب

محمد یامین صاحب تاجر کتب قادیان عرصہ دراز سے سلسلہ کے لئے نہایت مفید لٹریچر طبع کرا رہے ہیں ذیل میں ان کی کچھ مطبوعات درج کی جاتی ہیں تاکہ ضرورت مند احباب ان سے فائدہ اٹھا سکیں

احمدی جنتری ۱۹۴۷ء ۲ر۔ مباحثہ وفات مسیح ۵ر۔ مباحثہ اجراء نبوت ۵ر۔ مباحثہ صداقت مسیح موعود ۵ر۔ اسلامی نماز ۲ر۔ ادعیۃ الرسول ۲ر۔ ذکر الٰہی ۶ر۔ سیرت مسیح موعود ۶ر۔ درثمین اردو ۸ر۔ بنارس انو ٹیمن ۲ر۔ ہمارا رسول ۳ر۔ طریق دعا ۲ر۔ شہید مرحوم منظوم ۲ر۔ تبلیغی کلام ۱ر۔ قتل لیکھرام ۱ر۔ انقطاع نبوت ۱ر۔ اعتراضات مکفرین ۱ر۔ صداقت مسیح موعود ۱ر۔ نشانات الٰہیہ ۱ر۔ وفات مسیح ۱ر۔ گلدستہ تبلیغ ۱ر۔ کرشن اوتار ۱ر۔ عقائد جماعت احمدیہ ۱ر۔ قطعات رنگین فی قطعہ دو پیسہ

وصیتیں

وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو۔ تو وہ دفتر میں اطلاع کردے:۔ (دیکرٹری بہشتی مقبرہ)

۹۸۸۷ منکہ ڈاکٹر مزمل حسین ولد حسین علی صاحب قوم قریشی پیشہ ڈاکٹری عمر ۴۸ سال بیعت ۱۹۳۰ء ساکن کوٹلی لوہاراں شرقی ڈاکخانہ خاص ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۳ ۱۲/۴۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت حسب ذیل جائداد ہے:۔ (۱) اراضی ۲۳ گھماؤں واقعہ کوٹلی لوہاراں شرقی و موضع کوٹلی عیدو و موضع چیلا تحصیل سیالکوٹ (۲) چار عدد دوکانیں واقعہ شہر سیالکوٹ (۳) زمین ۴ کنال واقعہ قادیان دار الامان (۴) ۳۰۰۰/- روپیہ بنک میں۔ اس جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اس وقت ۶۲۰/- روپے ماہوار تنخواہ ہے اس کا بھی ۱/۱۰ حصہ ماہوار خدا تعالیٰ کی توفیق سے ادا کرتا رہوں گا۔ علاوہ ازیں میری وفات پر جو جائداد ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

العبد:۔ ڈاکٹر مزمل حسین زابل ایران
گواہ شد:۔ عبد القادر قریشی ایران
گواہ شد:۔ صدر دین مولوی فاضل ایران

۹۸۸۸ منکہ میمونہ بیگم زوجہ سید شفیق الحسن صاحب قوم سید عمر ۲۰ سال پیدائشی احمدی ساکن علی گڑھ۔ یو۔ پی۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۴۷ ۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ اس وقت میری جائداد حسب ذیل ہے۔ مہر ڈیڑھ ہزار ذمہ خاوند زیورات طلائی ساڑھے اکیس تولے زیور چاندی ۵۰ تولے۔ میں مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ اس کے بعد اگر کوئی اور جائداد پیدا کروں۔ تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے بعد اگر کوئی اور جائیداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی

الامتہ:۔ میمونہ بیگم موصیہ علیگڑھ موضع ھمولہ متصل ریلوے پھاٹک بریلی معرفت سید حسن عطا علیگڑھ یو۔ پی۔ گواہ شد:۔ سید شفیق الحسن خاوند موصیہ گواہ شد:۔ مرزا نذیر علی قادیان

۹۸۸۹ منکہ محمد الدین ولد مرزا خان صاحب قوم راجپوت پیشہ کاشتکاری عمر ۵۰ سال بیعت ۱۹۲۶ء ساکن راپور ڈاکخانہ خانیوالہ سید ال ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۸ ۱۲/۴۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری کل زمین دس گھماؤں ہے۔ جس میں دو گھماؤں جدی ہے۔ اور آٹھ گھماؤں میری پیدا کردہ ہے۔ اس میں سے بندہ ایک گھماؤں کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اس کے علاوہ ایک مکان خام و حویلی خام ہے جس میں میرا چوتھا حصہ ہے۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ نیز میرے مرنے کے بعد اگر کوئی اور جائیداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

العبد:۔ محمد الدین نشان انگوٹھا۔
گواہ شد:۔ نذیر حسین ولد ... ڈاکخانہ خانیوالہ سید ال
گواہ شد:۔ مبارک احمد ولد ...

۹۸۹۰ منکہ منصور اللہ خان ولد چوہدری غلام سرور صاحب قوم جٹ باجوہ پیشہ طالب علمی عمر ۱۶ سال پیدائشی احمدی ساکن چک ۵۵/۲-L محمود پور ڈاکخانہ اوکاڑہ ضلع منٹگمری بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹ ۱۲/۴۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ اس وقت میرا جیب خرچ دس روپے ہے میں تا زیست اپنی آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں۔ اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے پر جس قدر میرا متروکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی

العبد:۔ منصور اللہ خان بقلم خود موصی
گواہ شد:۔ ثناء اللہ خان
گواہ شد:۔ عزیز احمد چوہدری

۹۸۴۵ منکہ رحمت بی بی زوجہ میاں محمد الدین صاحب عمر ۶۵ سال بیعت ۱۹۱۶ء ساکن بنیاں ڈاکخانہ خاص ضلع گجرات بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۳ ۱۲/۴۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد حسب ذیل ہے۔ مہر ۳۲/ روپے جو میں اپنے خاوند سے وصول کر چکی ہوں۔ اس کے علاوہ میرے پاس ڈنڈیاں طلائی ۲ تولہ اور دو عدد چوڑیاں چاندی وزنی ۶ تولہ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اگر کوئی جائداد اس کے علاوہ میرے مرنے پر ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

الامتہ:۔ رحمت بی بی موصیہ نشان انگوٹھا
گواہ شد:۔ سید علی احمد دیہاتی مبلغ سلسلہ عالیہ
گواہ شد:۔ محمد عبد اللہ پسر موصیہ:۔

تریاق کبیر

آپ نے امرت دہارا اور ایسی ہی اور دواؤں کی تعریف بھی سنی ہو گی یہ تجربہ سے ثابت ہوا ہے کہ تریاق کبیر اس قسم کی سب دواؤں سے زیادہ مفید اور زود اثر ہے۔ پیٹ کی درد میں ایک یا دو قطرے کھانے سے فوراً آرام ہو جاتا ہے معدہ کی تشنج درد جو بیمار کو تڑپا دیتی ہے۔ بیمار کہتا ہے کہ اس کے معدہ کو کوئی پکڑ کر مروڑ رہا ہے اس میں ایک قطرہ ہاتھ پر مل کر معدہ پر ہاتھ پھیر دینے سے دو سیکنڈ میں آرام محسوس ہوتا ہے: بچھو اور بھڑ کے کاٹے پر لگا دینے سے درد میں فوراً کمی آ جاتی ہے اور تسکین پیدا ہو جاتی ہے۔ دستوں اور ہیضہ میں نہایت زود اثر مجرب دوا ہے غرض تمام حار امراض میں اس کا استعمال کیا جاتا ہے اور فوری فائدہ خدا تعالیٰ کے فضل سے ہوتا ہے۔ آپ اس دوا کو دوسری دواؤں کے مقابلہ میں استعمال کر کے دیکھیں۔ آپ خود فیصلہ کر لیں گے کہ سب موجودہ دواؤں سے اسکا زیادہ اور فوری اثر ہے قیمت بڑی شیشی ۱؍ درمیانی شیشی ۸؍ چھوٹی شیشی ۱۲؍ علاوہ محصولڈاک۔

ملنے کا پتہ:- **دواخانہ خدمت خلق قادیان**

مولوی ثناء اللہ صاحب کیلئے

اکیس ۲۱ اکیس ۲۱ ہزار روپے کے دو انعام

جو صاحب ان کو پبلک جلسہ میں حلف اٹھانے کے لئے تیار کریں گے۔ ان کو دو ہزار روپیہ انعام دیا جائے گا۔ اس کے متعلق اردو یا انگریزی رسالہ کارڈ آنے پر مفت ارسال کیا جائے گا۔

عبداللہ الہ دین الہ دین بلڈنگس سکندر آباد دکن

ضرورت رشتہ

ایک بیس ۲۰ سالہ خوش شکل نوجوان قوم جٹ باجوہ کے لئے رشتہ کی ضرورت ہے لڑکی کم از کم میٹرک پاس عمدہ صفات سے متصف ہو احباب مندرجہ پتہ پر خط و کتابت فرمائیں۔

(الف معرفت مینجر الفضل قادیان)

کیا کبھی آپ نے غور فرمایا

سرمہ نور رجسٹرڈ

کیوں مشہور ہے

اس کے مقوی بصر اجزاء حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کے تجویز کردہ اور حضور کے مبارک نام سے وابستہ ہے۔ اطباء۔ ڈاکٹر۔ رؤسا۔ امراء اور بڑی بڑی بزرگ ہستیوں کو گرویدہ اور گاہکوں کو مجسم اشتہار بنا رہا ہے۔ تمام امراض چشم کا واحد اور یقینی بے ضرر اور بہترین علاج ہے۔

قیمت تولہ دو روپے۔ چھ ماشہ ایک روپیہ۔ ڈیڑھ ماشہ پانچ آنہ۔ (ایک روپیہ سے کم وی پی نہیں کیا جاتا)

شفاخانہ رفیق حیات قادیان کی مجرب المجرب تیر بہدف اور سو فیصدی کامیاب ادویات جو سرمہ نور کی طرح آپ کو گرویدہ بنا دیں گی۔

بچوں کا شربت

بچوں کو تندرست اور توانا بنا کر ہر مرض سے محفوظ رکھتا ہے۔ اور دانت نکلنے کی تکلیف۔ بے چینی۔ لاغری۔ قے۔ پیچش۔ کھانسی۔ سوکھا۔ بخار قبض۔ نیند نہ آنا۔ کمی خون میں بھی مفید ہے اس کا استعمال وزن کو بڑھاتا ہے اور چہرے کو گلاب کے پھول کے مانند سرخ کر دیتا ہے۔ قیمت فی شیشی ایک روپیہ

حب فولادی

سیلان اور کھوئی ہوئی طاقت کو دوبارہ پیدا کر کے چہرے کو بارونق بناتی ہے۔ فولادی طاقت پیدا ہونی شروع ہو جاتی ہے عجیب چیز ہے۔ دل میں امنگ اور جوانی کی ترنگ پیدا کرتی ہے۔ ایک بار ضرور استعمال کیجئے۔ قیمت ساٹھ گولی تین روپے

تریاق معدہ رجسٹرڈ

پیٹ درد۔ نفخ۔ بدہضمی۔ اور کمزوری معدہ کے لئے بہترین چیز ہے۔ شیشی اونس آٹھ آنے

کشتہ فولاد

ضعف جگر کو دور کرتا اور خون صالح پیدا کر کے چہرے کو بارونق بنانا اور وزن کو بڑھانا۔ عورتوں مردوں کیلئے یکساں ہی مفید ہے۔ خوراک چاول تا ایک رتی۔ تولہ پانچ روپیہ فی ماشہ آٹھ آنہ

موتی منجن

تمام گندی اور بدبودار جراثیم کو ہلاک کر کے دانتوں کو مضبوط اور موتی کی طرح سفید بناتا ہے قیمت فی شیشی بارہ آنے

طاقت کی گولی رجسٹرڈ

اسم باسمٰی ناطاقتی اور کمزوری کو دور کر کے نشہ زور اور طاقت در بنا کر صاحب اولاد بنا دیتی ہے۔ خوراک ایک ماہ پانچ روپے

روغن عنبری

خدا کے فضل سے بیرونی مالش سے ہی بے حس اعصاب طاقتور ہو جاتے ہیں بالکل بے ضرر اور نئی ایجاد ہے فی شیشی دو روپے

اکسیر گوش

پھنسی۔ درد۔ بہرا پن۔ پیپ آنا وغیرہ۔ غرض کان کی ہر ایک بیماری کا بہترین اور لاجواب علاج ہے۔ شیشی نصف اونس ایک روپیہ

اکسیر گردہ

درد گردہ کا بے مثل اور بہترین علاج ہے صدہا نسخہ بارہا کا آزمودہ ہے فی تولہ ایک روپیہ

قبض کشا

پیٹ کا جھاڑو رات کو سوتے وقت ایک دو گولی کھانے سے بغیر کسی بدمزگی کے اجابت کھل کر ہو گی۔ سینکڑہ دو روپے درجن قیمت ۵؍

اکسیر النساء

ماہواری ایام کی کمی تکلیف سے آنا۔ اور نفخ وغیرہ کا بہترین تریاق ہے۔ خوراک دو ہفتہ ڈیڑھ روپے

سیلان الرحم

مستورات کے سیلان الرحم اور ان کی کمزوری کے دفعیہ کا شرطی علاج ہے تولہ دو روپے

حب اکسیر

اگر تازہ خون کا سرمایہ ختم ہو چکا ہو۔ بدن کا اعصابی نظام ڈھیلا اور بوجہ سیلان کمزور ہو رہا ہو۔ تو حب اکسیر نوجوانوں کی تمام شکائیتوں کا بہترین علاج ہے۔ خوراک ایک ماہ تین روپے

فولادی

مستورات کی اندرونی کمزوریاں پیٹ درد۔ نفخ۔ کمی خون۔ خرابی جگر۔ قبض۔ ماہواری ایام کی رکاوٹ۔ درد وغیرہ کے لئے عجیب الاثر ہے۔ اس کے استعمال کے ساتھ اکسیر النساء کا استعمال اکٹھا کیا جاوے۔ تو مستورات کی اندرونی تکالیف شرطیہ نابود ہونگی۔ قیمت تین روپے

اکسیر طحال

تلی کا درد۔ ورم۔ سوزش دور کر کے بدن کو کندن بنا دیتی ہے۔ اڑھائی روپے

پتہ ملنے کا: **مینجر شفاخانہ رفیق حیات متصل منارۃ المسیح قادیان پنجاب**

باجازت نظارت امور عامہ

جائداد کی خرید و فروخت کے متعلق مجھ سے خط و کتابت کریں

قریشی محمد مطیع اللہ قریشی منزل دارالعلوم قادیان

نئی دہلی ۳۰ جنوری۔ معلوم ہوا ہے کہ ۱۹۴۶ء میں دو لاکھ انچاس ہزار ٹن اناج بیرونی ممالک سے ہندوستان آیا۔ اس میں سے صوبہ مدراس کو چار لاکھ ستانوے ہزار ٹن۔ بمبئی کو چار لاکھ نو ہزار ٹن۔ بنگال کو دو لاکھ چالیس ہزار ٹن۔ اور یوپی کو ایک لاکھ چھیالیس ہزار ٹن اناج دیا گیا۔

نئی دہلی ۳۰ جنوری۔ آج صبح ہندوستان کی سٹرلنگ پونجی کے متعلق برطانوی وفد اور ہندوستانی حکام کے درمیان ابتدائی بات چیت شروع ہو گئی۔

نئی دہلی ۳۰ جنوری۔ حکومت ہند نے بلوچستان کے لئے مختلف اصلاحی تجاویز پر مشتمل ایک سکیم منظور کی ہے۔ جس پر پانچ کروڑ روپے خرچ ہوں گے۔

نئی دہلی ۳۰ جنوری۔ آج صبح والیان ریاست کی کانفرنس پھر منعقد ہوئی۔ نواب صاحب بھوپال اس کے صدر تھے۔ اس میں چانسلر کے لئے دفتر کھولنے کے سوال پر بھی غور کیا گیا

کراچی ۳۰ جنوری۔ آل انڈیا مسلم لیگ کی ورکنگ کمیٹی کا اجلاس کل شام کو چار گھنٹے تک جاری رہا۔ آج صبح گیارہ بجے پھر اجلاس منعقد ہوا۔ لیگ کے جنرل سیکرٹری مسٹر لیاقت علی خاں نے ایک بیان میں بتایا کہ اجلاس میں فساد بہار۔ ۶ دسمبر کے برطانوی بیان۔ ۲۰ جنوری کی کانگرس کی قرارداد اور پنجاب کی موجودہ صورت حالات پر عام بحث جاری رہی۔

معلوم ہوا ہے کہ مسٹر محمد علی جناح کو مطلع کر دیا گیا ہے کہ پنجاب مسلم لیگ کے صدر خان آف ممدوٹ نے مسٹر ممتاز دولتانہ اور میاں افتخار الدین کو پنجاب کے حالات سے آگاہ کرنے کے لئے مسٹر جناح سے ملنے کا کام سونپا تھا لیکن وہ گرفتاری کی وجہ سے نہیں جا سکے۔ ویسے پنجاب کے لیگی لیڈروں کے ساتھ مسٹر جناح اکثر فون پر بات چیت کرتے رہے ہیں۔

لاہور ۲۹ جنوری۔ سرکاری طور پر بتایا گیا ہے کہ اسلامیہ کالج لاہور کے پرنسپل ملک عمر حیات کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔ آج صبح جب طلباء کو اس کا علم ہوا تو انہوں نے حکومت پنجاب کی مذمت کرنے کی قرارداد پیش کی گئی تھی۔ لیکن وہ پاس نہ ہو سکی۔ قرارداد کے حق میں ۱۹۸ اور اس کے خلاف ۱۱۷ ووٹ دیئے گئے۔

نئی دہلی ۲۹ جنوری ریاستوں کو آئینی مشورہ

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

دینے والی کمیٹی، ریسٹینڈنگ کمیٹی نے جو قرارداد مرتب کی تھی۔ آج والیان ریاست کے عام اجلاس نے اسے پاس کر دیا۔ مہاراجہ الور۔ مہاراجہ بیکانیر اور مہاراجہ گوالیار نے اس امر پر زور دیا کہ اس وقت والیان ریاست کو ایک شدید خطرے کا سامنا ہے۔ اس لئے سب کو ایک پالیسی پر عمل کرنا چاہیئے اور متحد ہو جانا چاہیئے۔

نئی دہلی ۲۹ جنوری۔ ہندوستان کی سٹرلنگ پونجی کے متعلق گفت و شنید کرنے کے لئے جو وفد انگلستان سے آیا ہے اس کے لیڈر نے ایک بیان میں بتایا کہ سر دست حکومت ہند سے صرف ابتدائی بات چیت اس سلسلے میں کرنا چاہتا ہے امید ہے کہ یہ بات چیت دو ہفتوں تک ختم ہو جائے گی۔

واشنگٹن ۳۰ جنوری۔ سرکاری طور پر اعلان کر دیا گیا ہے کہ حکومت امریکہ چین کی مرکزی حکومت اور کمیونسٹوں کے درمیان سمجھوتہ کرانے کے لئے جو کوشش کر رہی تھی وہ ختم ہو گئی ہے۔ امریکہ کے نمائندے چین سے واپس آ جائیں گے چین نے امریکہ سے جو قرض طلب کیا تھا اس کے متعلق بھی سر دست کارروائی ملتوی کر دی گئی ہے

نئی دہلی ۲۹ جنوری۔ مسٹر محمد یونس سابق وزیر اعظم بہار نے ایک بیان میں کہا۔ خان عبد الغفار خاں سے ہمیں توقع تھی کہ وہ کانگرسی ہونے کی وجہ سے مسلمانان بہار کے مطالبات کانگرسی وزارت سے منوا سکیں گے۔ چنانچہ انہیں ان مطالبات سے پوری طرح آگاہ کر دیا گیا تھا۔ لیکن افسوس کہ وہ کچھ بھی نہیں کر سکے ان کا دورہ محض ایک سیاسی چال ثابت ہوا ہے

دمشق ۲۹ جنوری وزیر اعظم شام نے برطانوی سفیر کو آگاہ کیا ہے کہ حکومت شام اسکندرونہ اور سلیشیا کے علاقہ کو ترکی سے واپس لینے کا مطالبہ کیا ہے۔ کیونکہ ان علاقوں میں دس لاکھ شامی رہتے ہیں۔ شام اس معاملہ کو اتحادی اقوام کی انجمن میں پیش کرے گا۔

ملتان ۲۹ جنوری نارتھ ویسٹرن ریلوے ملتان ڈویژن کے بیشتر سٹیشنوں پر سے ہندو پانی اور مسلمان پانی کے بورڈ ہٹا دیئے گئے ہیں۔ ان کی جگہ صرف "پینے کے پانی" کے بورڈ لگائے گئے ہیں۔

لندن ۲۹ جنوری۔ جنرل اونگ سان لیڈر برمی وفد نے ایک پریس کانفرنس میں کہا۔ برما کی آزادی خود برمیوں کے ہاتھ میں ہے۔ ہم نے حکومت برطانیہ کے ساتھ ایک سمجھوتہ ضرور کیا ہے۔ اور میری خواہش ہے۔ کہ برمی عوام اس سمجھوتہ کو منظور کر لیں لیکن اس کا یہ مطلب نہیں۔ کہ ہم نے آزادی حاصل کر لی ہے۔ ہاں یہ کہا جا سکتا ہے۔ کہ اس سمجھوتہ سے پُر امن طریق سے آزادی حاصل کرنے کی راہ صاف ہو گئی ہے۔ امید ہے۔ کہ چھ ماہ تک برما کی دستور ساز اسمبلی نیا آئین تیار کر لے گی۔ یہ اسمبلی برمی عوام کی جس قدر زیادہ نمائندہ ہو گی۔ اتنا ہی اس کے اختیارات بڑھ جائیں گے۔ میری خواہش ہے کہ برما برطانیہ کے ساتھ گہرے دوستانہ تعلقات رکھے۔ گو اس کے متعلق آخری فیصلہ اسمبلی ہی کرے گی

مدراس ۳۰ جنوری۔ حکومت مدراس نے ایک بل پاس کرانے کا فیصلہ کیا ہے۔ جس کی رو سے صوبہ کے تمام مندروں میں اچھوتوں کو داخل ہونے کی اجازت دیدی جائے گی

کراچی ۳۰ جنوری۔ کراچی کارپوریشن کے میئر نے مسٹر لیاقت علی خان سے ملاقات کی اور ان سے مطالبہ کیا کہ جنگ کے دوران میں ملٹری کی آمد و رفت کی وجہ سے کارپوریشن کو جو نقصان اٹھانا پڑا۔ اس کے عوض ۵۹ ہزار روپیہ حکومت ہند کی طرف سے دیا جائے۔

دہلی ۲۹ جنوری معلوم ہوا ہے۔ کہ حکومت ہند نے اخبارات کے متعلق ایک آرڈیننس جاری کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ جس کا مقصد ایسی تحریروں کو روکنا ہے۔ جن سے مختلف فرقوں میں دشمنی اور نفرت پھیلتی ہو

کراچی ۳۰ جنوری۔ آج تین گھنٹے تک لیگ ورکنگ کمیٹی کا اجلاس ہوتا رہا۔ کل شام کو پھر منعقد ہو گا۔ جس میں ایک قرارداد کا مسودہ زیر بحث آئیگا۔ ورکنگ کمیٹی کے کہنے پر لیگ کی کمیٹی آف

فوری توجہ فرماویں

تحریک جدید کی غرض انسان کو اللہ تعالےٰ کے دین کی خاطر جان۔ مال۔ جائیداد اور عزت ہر قسم کی قربانی کے لئے تیار کرنا ہے۔ کیا تحریک جدید کے مالی جہاد میں آپ نے حصہ لے لیا۔ اگر نہیں۔ تو انتظار کس بات کا ہے۔ فوری توجہ فرمائیں

(برکت علی وکیل المال تحریک جدید)

رنگون ۲۹ جنوری۔ رنگون کے سابقہ وزیر اعظم نے برمی وفد اور برطانیہ کے نئے سمجھوتہ پر عدم اطمینان کا اظہار کیا۔ اور کہا [illegible] سے برما کے مطالبات پورے نہیں ہوتے۔ برطانیہ نے گول مول اور مبہم سے وعدے کئے ہیں۔ اور ساتھ ہی برما کو ۱۹۳۵ء کے ایکٹ کو منظور کرنے پر مجبور کیا ہے۔

بیت المقدس ۲۹ جنوری۔ جس برطانوی افسر کو یہودی اٹھا کر لے گئے تھے۔ وہ بیت المقدس کے ایک ہسپتال میں بیماری کی حالت میں پایا گیا۔ اس نے ایک بیان میں کہا۔ کہ بمشکل اس ہسپتال تک پہنچ سکا ہوں۔ یہودیوں نے میرے ساتھ بہت ظالمانہ سلوک کیا

نئی دہلی ۳۰ جنوری۔ سردار عبد الرب نشتر کراچی سے دہلی روانہ ہو گئے۔ جہاں آپ شہری ہوا بازی کی ایک کانفرنس کی صدارت کریں گے

ایکشن کا ایک اجلاس آج ہو رہا ہے۔ جس میں پنجاب کی صورت حالات کے متعلق غور کیا جائیگا

لاہور ۳۰ جنوری۔ آج کی اطلاعات سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ لاہور میں بھی اور صوبے کے دوسرے مقامات پر بھی متعدد مظاہرے کئے گئے اور جلوس نکالے گئے۔ متعدد گرفتاریاں بھی عمل میں آئیں۔ لاٹھی چارج اور اشک آور گیس بھی استعمال کی گئی۔

لاہور ۳۰ جنوری۔ اسلامیہ کالج لاہور کے پرنسپل کی گرفتاری کے متعلق ایک درخواست ہائی کورٹ میں پیش کی گئی ہے۔ جس میں کہا گیا ہے۔ کہ چونکہ موجودہ آرڈیننس گورنر کی منظوری کے بغیر جاری کئے گئے ہیں۔ اس لئے یہ ناجائز ہیں۔ اس درخواست پر ایک فل بنچ غور کرے گا۔